انڈویجوئل لینڈ

انفرادی آزادی کے لئے کوشاں

Karachi Youth Initiative

میری کاوش

سچی کہانی پر مبنی

Contact us
info@individualland.com

individualland

individualland

www.individualland.com

میری کاوش

سچی کہانی پر مبنی

کونٹینٹ ڈیویلپر (لکھاری)

سندس سیدہ، ذوالفقار حیدر

یحیٰی احمد، فرحان خالد

کوارڈینیشن

سید فہد الحسن

ڈیزائینر

عدیل امجد، ڈاٹ لائینز

پبلیشر

انڈویجوئل لینڈ پاکستان

فہرست

خدمت کا جذبہ ____ ۲

عطیہ ____ ۷

خدمت کا جذبہ ____ ۱۱

آخر لیاری کیوں نہیں؟ ____ ۱۴

لیاری کی شان ____ ۲۴

انڈویجوئل لینڈ

انفرادی آزادی کے لئے کوشاں

KYI

Karachi Youth Initiative

اسلام وعلیکم پیارے قارئین!

ضرورت کے وقت لوگوں کی مدد کرنا اور کسی کے کام آنا ہی انسانیت کی معراج ہے۔ ہمارے اردگرد بہت سے ایسے مسائل ہیں جن کا حل باہمی تعاون سے تلاش کیا جا سکتا ہے اور یہ ہی باہمی تعاون ہمیں زندگی میں درپیش چیلنجز کا مقابلہ کرنا سکھاتا ہے۔ انسان کہیں اپنی خواہشات کی تکمیل کے لیے دوسروں سے مدد لیتا ہے تو کہیں وہ خود کسی کی خواہشات کی تکمیل کا ذریعہ بنتا ہے۔ خوشی تو بظاہر اس کو دونوں صورتوں میں ہوتی ہے لیکن صحیح معنوں میں ذاتی تسکین کسی کی مدد کرنے سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ ہماری ذاتی زندگی میں کسی پیشے سے منسلک ہونا بھی کبھی پیسے کمانے کے لیے ہوتا ہے تو کسی کا مقصد محض تجربہ حاصل کرنا ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ بھی بہت سی وجوہات ہیں جن کی وجہ سے لوگ کسی نا کسی پیشے سے منسلک ہوتے ہیں، مثال کے طور پر انسان کا کسی خاص پیشے کی طرف رجحان ہونا، کسی ایسے پیشے کا انتخاب کرنا جہاں اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے لوگوں کی خدمت کی جا سکے یا پھر کوئی ہنر سیکھ کر، اور اپنی شناخت بنانے کے بعد اپنے علاقے کے لوگوں کو سہولیات فراہم کی جا سکیں۔ ایسے ہی کام میں مگن ایک لیاری کا نوجوان ہے جو کہ میڈیکل کی سہولیات مہیا کر کے لوگوں کی خدمت میں مگن ہے، جس نے لوگوں کی خدمت کرنے کو اپنی زندگی کا مقصد بنایا۔ یہ ہی نہیں بلکہ وہ ایک لیبارٹری میں نوکری کے فرائض انجام دیتے ہوئے بھی کسی کو خون کا عطیہ دے کر اور کبھی کسی کے ٹیسٹوں کی فیس معاف کروا کے اپنے لوگوں کی مدد کرتے ہوئے خوشی محسوس کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اس نے لیاری کے لوگوں کے لیے کیا کیا کام کیے ہیں آیئے خود ہی پڑھ لیجئے۔

کہانی کے اصلی کردار کی شناخت کو ظاہر نہ کرنے کے لئے فرضی ناموں کا استعمال کیا گیا ہے۔

خدمت کا جذبہ

کاشف کمرے میں بیٹھا ٹیلی ویژن دیکھ رہا تھا اس کی امی کچن میں کام کر رہی تھیں۔ اچانک کچھ ٹوٹنے کی آواز کے ساتھ کاشف کی امی کی ایک ہلکی سی چیخ سنائی دی۔ کاشف ٹیلی ویژن کا رموٹ رکھ کر اچانک کچن کی جانب بھاگا۔ اس نے دیکھا کہ سنک میں پانی کا نل کھلا ہے اور اس کی امی زمین پر بیٹھی ہیں ان کے پاؤں سے خون نکل رہا ہے، پاس ہی ایک گلاس کے چند ٹکڑے پڑے تھے۔ یقیناً گلاس ٹوٹنے کی وجہ سے امی کے پاؤں پر چھوٹ آئی تھی اور پاؤں سے خون جاری تھا۔ کاشف نے آگے بڑھ کر جلدی سے پانی کا نل بند کیا اور امی کو سہارا دے کر کمرے میں لے آیا۔ کاشف نے دیکھا کہ خون متواتر بہہ رہا ہے اس نے جلدی سے کپڑا لیا اور پاؤں پر باندھ دیا، پھر امی سے مخاطب ہوا" آپ ادھر ہی بیٹھی رہیں میں ابھی رکشہ لے کر آتا ہوں تو آپ کو ہسپتال لے کر جاتا ہوں"۔ یہ کہتے ہوئے کاشف دروازے کے جانب لپکا اور تھوڑی ہی دیر میں رکشہ لے آیا۔ اس نے سہارا دے کر ماں کو رکشے میں بٹھایا اور ہسپتال لے گیا۔ ڈاکٹر نے

بتایا کہ زخم گہرہ ہے اس لیے ٹانکے لگیں گے۔ جتنی دیر ماں کو ٹانکے لگتے رہے کاشف غور سے دیکھتا

کاشف کے گھر کے تقریباً سبھی لوگ میڈیکل کے شعبے سے وابستہ ہیں، اس لیے اس کو بھی شوق تھا کہ بھی لوگوں کی خدمت کرے اور اس کو بھی اسی شعبے میں اپنا نام پیدا کرنا تھا جس میں اس کا خاندان خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ اسی لیے کاشف بہت غور سے کمپاؤڈر کو پٹی کرتے دیکھ رہا تھا۔ اب وہ کمپاؤڈر سے مخاطب ہوا" میں بھی یہ کا م سیکھنا چاہتا ہوں" کمپاؤڈر نے مسکرا کر پوچھا" تم کیا کرتے ہو؟" کاشف نے کہا" میں نویں جماعت میں پڑھتا ہوں لیکن میں چاہتا ہوں کہ میں بھی کسی کے کام آؤں اور ایسا کام کروں جس سے لوگوں کی خدمت کر سکوں اس لیے چاہتا ہوں کہ میں بھی یہ کام سیکھوں" اب کمپاؤڈر پٹی کر کے فارغ ہو چکا تھا اور اس کا پورا دھیان کاشف کی جانب تھا، اس نے کہا " ہمیں ہسپتال کے میڈیکل اسٹور پر بلا معاوضہ کام کرنے والوں کی ضرورت ہے، اگر تم چاہو تو وہاں کام کر سکتے ہو، لیکن اس کا معاوضہ نہیں ملے گا لیکن تمہیں بہت کچھ سیکھنے کو مل جائے گا"۔ کاشف نے خوشی سے کہا" ہاں میں ضرور کام کرنا چاہوں گا، لیکن ایک مسئلہ ہے۔" کمپاؤڈر نے کہا" کیا مسئلہ ہے؟" کاشف نے کہا "میں اسکول جاتا ہوں اس لیے صبح کے وقت نہیں آ سکوں گا"۔ کمپاؤڈر نے کہا" کوئی بات نہیں تم شام کے وقت کام کر سکتے ہو"۔ کاشف خوشی خوشی امی کا ہاتھ تھامے گھر کی جانب چل پڑا۔ امی نے کہا" بیٹا تم اسکول جاؤ گے یا کام کرو گے؟

اور یہ لوگ تو کام کرنے کی اجرت بھی نہیں دیں گے تو کیا ضرورت ہے کام کرنے کی؟"۔ کاشف نے پیار سے امی کا ہاتھ تھپتھپاتے ہوئے کہا" امی میں پیسے کمانے کے لیے یہ کام نہیں کرنا چاہتا بلکہ لوگوں کی مدد کرنے کے لیے یہ کام کرنا چاہتا ہوں ، اگر آپ مجھے اس کام کی اجازت نہیں دیں گی اور دعا نہیں دیں گی تو میں زندگی میں آگے کیسے بڑھ سکوں گا؟" کاشف کی امی نے کہا" بیٹا جیتے رہو اور اپنی زندگی لوگوں سے دعائیں سمیٹنے میں وقف کرتے رہو"۔

کاشف کے والد والدہ اور کاشف کھانا کھا رہے تھے کہ اچانک کاشف کی والدہ نے کہا" آپ کو معلوم ہے کہ آج کاشف نے ایک میڈیکل اسٹور پر بلا معاوضہ کام کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جہاں سے یہ میری پٹی کروا کر لایا ہے وہاں جایا

کرے گا" باپ نے کہا" ہاں میرا بیٹا ہے اس لیے اچھے کام کرے گا اور خاندان کا نام روشن کرے گا"۔ ماں نے کچھ مسکراتے ہوئے کہا" آپ کا نہیں میرا بیٹا ہے" اور سب مسکرا دیے۔ اب کاشف کے والد سنجیدہ نظر آ رہے تھے وہ کاشف سے مخاطب ہوئے" بیٹا تم نے یہ کام کرنے کا فیصلہ کر تو لیا ہے لیکن کیا تم تعلیم کے ساتھ ساتھ کام کو جاری رکھ سکو گے؟ اس کی وجہ سے تمہاری تعلیم پر حرج تو نہیں آئے گا؟ " کاشف نے تسلی دیتے ہوئے کہا" آپ فکر نہیں کریں میں تعلیم پر پوری توجہ دوں گا اور اگر تعلیم میں کوئی حرج آیا تو میں یہ کام چھوڑ دوں گا"۔ باپ نے کہا" جیسا تم مناسب سمجھو"۔ کاشف نے بات آگے بڑھاتے ہوئے کہا" اس نوکری سے میں بہت کچھ سیکھوں گا اور میرا میڈیکل کی فیلڈ میں کام کرنے کا خواب بھی پورا ہو جائے گا"۔ باپ نے خوش ہوتے ہوئے کہا" اپنے خاندان کا پیشہ اپنائے رکھنا کیونکہ یہ تمہیں وراثت میں ملا ہے"۔ کاشف نے کہا" بالکل یہ خدمت کا جذبہ بھی ہمیں وراثت میں ملا ہے"۔ ماں باپ دونوں مسکرا دیے۔

کاشف صبح کے وقت اسکول جاتا تھا اور شام کے وقت ہسپتال کے میڈیکل اسٹور پر کام کرتا ۔ ۲ سال تک کاشف نے میڈیکل اسٹور پر بغیر

معاوضے کے کام کیا۔ اسی دوران اس نے میٹرک کا امتحان پاس کر لیا تھا۔ وہ اپنا رزلٹ لے کر آیا تو اپنی ماں سے مبارک وصول کرنے کے بعد بولا" امی میں ابھی میڈیکل اسٹور پر جا رہا ہوں کام سے واپس آؤں گا تو ابو سے مبارک وصول کروں گا، تب تک ابو بھی گھر آ جائیں گے"۔ اس کی والدہ نے اس کو پیار کرتے ہوئے کہا " میرا بیٹا اللہ تمہیں قدم قدم پر کامیابیاں نصیب کرے"۔ کاشف نے امی سے دعائیں لینے کے بعد میڈیکل اسٹور کا رخ کیا۔ آج کاشف معمول سے زیادہ خوش نظر آ رہا تھا اس نے راستے سے میڈیکل اسٹور والوں کے لیے مٹھائی لی اور پھر چل پڑا۔ وہاں پہنچ کر

اس نے سب کا منہ میٹھا کروایا اور بتایا" میں میٹرک میں پاس ہو گیا ہوں اس خوشی میں مٹھائی کھاؤ" سب نے یک زبان ہو کر کاشف کو مبارک باد دی۔ کاشف سے سب گلے ملے اور پھر سب نے اس کو شاباش دی ۔ میڈیکل اسٹور کے مالک نے کہا" اس خوشی کے موقعے پر میں تمہیں اور تو کچھ نہیں دے سکتا لیکن تمہارے لیے ایک کام کر سکتا ہوں"۔ کاشف نے کہا" آپ میرے لیے کچھ نا بھی کریں تو میرے لیے اتنا کافی ہے کہ جو کچھ میں نے آپ سے ۲ سالوں میں سیکھا ہے وہ میری زندگی میں ہمیشہ کام آئے گا"۔ میڈیکل اسٹور کے مالک نے کہا" یہ تو تمہاری سعادت مندی ہے، لیکن میں

آج سے تمہیں کام کرنے کا معاوضہ دوں گا کیا تم آگے بھی ہمارے ساتھ کام کرنا چاہو گے؟" کاشف کی تو جیسے خوشی کی انتہا نا رہی اس نے کہا" میں ضرور کام کرنا چاہوں گا، مجھے خوشی ہے کہ آپ نے میرا اتنا خیال رکھا"۔

کاشف خوشی خوشی گھر واپس آیا اس کے ماں باپ بیٹھے چائے پی رہے تھے اسی وقت وہ گھر میں داخل ہوا۔ اس نے ماں باپ کو سلام کیا اور ان

کے پاس بیٹھ گیا۔ باپ نے کہا " مبارک ہو کاشف باپ سے گلے نہیں ملو گے؟" کاشف نے گلے ملتے ہوئے کہا" آپ کی ہی وجہ سے میں اس مقام پر پہنچا ہوں آپ کے بغیر میں کچھ بھی نہیں ہوں" ۔ باپ نے تھپکی دیتے ہوئے کہا" چلو بتاؤ اب آگے کا کیا ارادہ ہے؟"۔

کاشف نے کچھ سوچتے ہوئے کہا" ابو آپ کو تو معلوم ہے کہ آجکل نوکری ملنا کتنا مشکل کام ہے، پڑھ لکھ کر بھی نوکری کے لیے دھکے کھانے پڑتے ہیں" ۔ باپ نے کہا" لیکن ابھی تمہاری تعلیم مکمل نہیں ہوئی اس لیے بہتر ہے تم نوکری کے بجائے تعلیم مکمل کرنے کے بارے میں سوچو" ۔ کاشف نے کہا" ابو میں کمپیوٹر میں انٹر کرنا چاہتا ہوں، تا کہ میں اگر اس سے آگے نا بھی پڑھ سکوں تو میں کوئی کام کر سکوں" کاشف کے باپ نے کہا" بہت اچھی سوچ ہے تمہاری ٹھیک ہے تم جو مضمون پڑھنا چاہتے ہو پڑھو" ۔ کاشف اچانک بولا" ارے میں تو بھول ہی گیا" ، اس کے والد اور والدہ نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو اس نے کہا" میرے میڈیکل سٹور کے مالک نے کہا ہے کہ کل سے وہ مجھے کام کرنے کی اجرت دے گا اور ایسے میری پڑھائی کے لیے پیسے بھی آ جائیں گے" یہ کہتے ہوئے کاشف کی آنکھیں خوشی سے چمک رہیں تھیں۔ اس کے والد اور والدہ خوش نظر آ رہے تھے اور پھر باتیں کرنے چائے پینے میں مگن ہو گئے۔

دو سال کا عرصہ جیسے پر لگا کر بیت گیا کاشف نے انٹر کا متحان پاس کر لیا تھا۔ اب یہ مرحلہ تھا کہ وہ اپنے والد سے اپنے شوق کو آگے بڑھانے کے بارے میں بات کرتا، میڈیکل سٹور پر کام کرتے کرتے اس میں لوگوں کی خدمت کرنے کا جذبہ پروان چڑھتا جا رہا تھا۔ ایک دن کاشف اپنے والد کے ساتھ بیٹھا باتیں کر رہا تھا اس کے والد نے اس کو کہا" آج تمہاری ماں کے خون کے ٹیسٹ ہونے ہیں، ان کو لیبارٹری لے جانا" ۔ کاشف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا" میں شام کو امی کو لے جاؤں گا" ، پھر بولا" ابو میں چاہتا ہوں کہ میں بھی لیبارٹری میں ڈپلومہ کر لوں اس طرح میں میڈیکل کے پیشے سے بھی منسلک رہوں گا اور کام بھی جلدی مل جائے گا" ۔ والد نے کہا" بیٹا لیب ٹیکنیشن کی زیادہ آمدنی تو نہیں ہوتی لیکن یہ ایک باعزت روزگار ضرور ہے" ۔

کاشف نے ڈپلومہ کر لیا تھا۔ کاشف کو ایک بلڈ بنک سے اچھی پیشکش آئی تھی اب وہ سول ہسپتال کے بلڈ بنک میں کام کرتا تھا۔ وہاں کام کر کے اس کو خوشی ہوتی تھی بلڈ بنک میں عموماً وہ ہی لوگ آتے ہیں جو پریشان ہوتے تھے، کیونکہ خون کی ضرورت کسی ایمرجنسی میں ہی ہوتی ہے۔ کاشف لوگوں کی مدد بھی کرتا تھا اور نوکری تو اس کی تھی ہی لوگوں کی خدمت کرنا۔

ایک دن کاشف ڈیوٹی پر تھا تب ہی ایک نوجوان آیا اور اس نے کاشف سے کہا" مجھے خون کی ۲ بوتلوں کی ضرورت ہے" کاشف نے بلڈ بنک کی جانب سے پیسوں کی رسید بنائی اور اس کو دو خون کی بوتلیں تھما دیں۔کاشف کو آج گھر میں

ضروری کام تھا اس لیے اس نے جلدی گھر جانا تھا تھوڑی دیر ڈیوٹی کرنے کے بعد وہ اپنے ساتھی کو بتاتا ہوا کہ آج وہ جلدی جا رہا ہے گھر جانے کی تیاری کرنے لگا۔ اپنا حساب کتاب کرنے کے بعد وہ ابھی دروازے کی جانب جا ہی رہا تھا کہ اس نے دیکھا وہی لڑکا روتا ہوا بلڈ بنک کے دروازے سے اندر داخل ہو رہا ہے جس کو ابھی تھوڑی دیر پہلے اس نے خون کی دو بوتلیں دی تھیں۔کاشف جاتے جاتے واپس مڑا ، اس کے لیے یہ نئی بات نہیں تھی کہ وہ کسی کو روتے دیکھ رہا تھا، یہ اس کے لیے معمول کی بات تھی، خون کی ضرورت ان ہی لوگوں کو ہوتی ہے جو آپریشن جیسے مرحلے سے گزر رہے ہوں۔ نا جانے کاشف کیا سوچ کر واپس آ گیا تھا اب وہ اس لڑکے کے پیچھے کھڑا تھا وہ لڑکا ریسپشن پر موجود لڑکے کو کہہ رہا تھا" مجھے کم سے کم ۲ خون کی بوتلیں اور چاہیں میرے بھائی کا آپریشن ہوا ہے اور اس کو اشد ضرورت ہے، لیکن میرے پاس ابھی زیادہ پیسے نہیں ہیں"۔ ریسپشن پر موجود لڑکے نے کہا" ہم ایسے آپ کو خون نہیں دے سکتے "ابھی اس نے بات ختم نہیں کی تھی کہ کاشف نے اس روتے ہوئے لڑکے کے کندھے پر ہاتھ

رکھ کر کہا" تم چند لوگوں کو لے آؤ جو خون دے سکیں" اس لڑکے نے کہا" میرا یہاں کوئی نہیں ہے جو خون دے میں کس کو لے کر آؤں؟" یہ

کہتے ہوئے اس کی آواز رندہ گئی۔کاشف نے اس کو تسلی دینے والے انداز میں کہا" تم خون دے سکتے ہو؟" لڑکے نے کہا" دے تو سکتا ہوں لیکن میرا خون کا گروپ بھائی والا نہیں ہے" کاشف نے کہا" کوئی بات نہیں تم وہ کون کی بوتل بلڈ بنک میں دے کر اپنی مرضی کا بلڈ گروپ لے سکتے ہو" اس لڑکے نے کہا" مجھے ۲ خون کی بوتلیں چاہیں"۔کاشف اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتا ہوا اس کو لے کر بلڈ بنک سے باہر نکل گیا۔

کاشف اب اس لڑکے کے ساتھ ہسپتال کے ایک کمرے میں موجود تھا وہاں دونوں کو بیڈ پر لٹایا گیا اور خون لیا گیا۔اب ان کے پاس خون کی دو بوتلیں تھیں، کاشف نے بھی اس لڑکے کے بھائی کے لیے خون دیا تھا۔اب کاشف اس لڑکے کو لے کر بلڈ بنک کی جانب جا رہا تھا۔ وہاں پہنچ کر اس نے خون کی دو بوتلیں دے کر اس لڑکے کے بھائی کے گروپ کا خون اس کو تھمایا" بہت شکریہ آپ نے میرے بھائی کی جان بچانے کے لیے خون کا عطیہ دیا" یہ کہتے ہی وہ لڑکا جلدی سے خون لے

کر آپریشن تھیٹر کی جانب بھاگ گیا وہاں ڈاکٹر اس کا انتظار کر رہے تھے۔ کاشف اس لڑکے کو دروازے سے باہر جاتا دیکھ رہا تھا، تب ہی وہ چونکا" آج تو میں نے جلدی گھر جانا تھا" اس نے خود کلامی کی اور گھڑی پر وقت دیکھتا جلدی سے باہر کی جانب چل پڑا۔ وہ گھر پہنچا تو اس کی والدہ گھر پر اس کا انتظار کر رہیں تھیں۔ جیسے ہی وہ دروازے سے اندر داخل ہوا وہ بولیں" میں کافی دیر سے تمہارا انتظار کر رہی ہوں، تم نے کہا تھا آج جلدی آؤ گے تو مجھے خالہ کے گھر لے جاؤ گے، اب یہ وقت ہے کسی کی عیادت کرنے جانے کا رات ہوگئی ہے"۔ کاشف نے کہا" امی ایک لڑکے کو خون کی ضرورت تھی بس اسی کام میں تھوڑی دیر ہوگئی، اب ہم کل جائیں گے مجھے وقت کا اندازہ ہی نہیں ہوا"۔ امی نے بیٹے کا ہاتھ پکڑ کر بٹھایا اور کہا" مجھے پہلے بتا دیتے چلو کوئی

بات نہیں ہم عیادت کرنے کل چلے جائیں گے"۔

کچھ ہی عرصے کے بعد کاشف کو ایک فلاحی ادارے کے ساتھ رضا کارانہ طور پر کام کرنے لگا۔ ایک دن کاشف کو معلوم ہوا کہ یہ فلاحی ادارہ ملک کے دور دراز علاقوں میں فری فلاحی کیمپ لگا رہا ہے۔ کاشف نے اپنے ادارے کے باس سے کہا" اگر آپ مجھے بھی ساتھ جانے کی اجازت دیں تو میں اس کام میں بہت خوشی محسوس کروں گا"۔ کاشف کے باس نے کہا" میں نے بہت کم ایسے لوگ دیکھے ہیں جو فلاحی کاموں کے لیے دور دراز علاقوں میں جانے کو تیار ہوتے ہیں، اور تم خود یہ کام کرنا چاہ رہے ہو مجھے بہت خوشی ہے تمہارا یہ جذبہ ہے تو میں تمہیں ضرور بھیجوں گا"۔ کاشف بدین جانے والی ٹیم کے ساتھ جانے کی تیاری کرنے لگا۔ کاشف نے گھر فون کیا" امی میرے دو شلوار قمیض کے جوڑے بیگ میں ڈال دیں میں دفتر کی طرف سے بدین جا رہا ہوں وہاں فری میڈیکل کیمپ لگانا ہے"۔ کاشف کی امی نے کہا" واپس کب آؤ گے"

کاشف نے کہا" امی ابھی جا تو لینے دیں لیکن دو دن میں آ ہی جائیں گے"۔ کاشف نے امی کو تسلی دیتے ہوئے فون بند کر دیا۔ اب یہ کاشف کا معمول تھا کہ جب بھی کہیں فری میڈیکل کیمپ لگتا تھا وہ اس ٹیم کے ساتھ اس علاقے میں جاتا اور فری کام کرتا۔ کاشف حیدر آباد، بدین، میر پور خاص اور دوسرے شہروں میں ٹیم کے ساتھ جاتا رہتا تھا۔

خدمت کا جذبہ

کاشف نے لیبارٹری میں بھی کام کرنا شروع کر دیا تھا، وہ خوش قسمت تھا کہ اس کو بہت جلد نوکری مل گئی تھی اور اس کی وجہ اس کا رضا کارانہ طور پر کام کرنے کا تجربہ تھا جو اس کو آگے بڑھاتا چلا جا رہا تھا جیسے جیسے وہ لوگوں کی خدمت کرتا جاتا اس کو دل کرتا کہ وہ مزید اس کام کو آگے بڑھائے۔ ایک دن کاشف لیبارٹری میں تھا کہ ایک بوڑھی خاتون آئیں ان کے پاس پیسے کم تھے اور وہ ٹیسٹ کروانا چاہتیں تھیں۔ ابھی وہ پریشان ہو کر واپس مڑ رہی تھیں کہ کاشف نے دیکھا کہ یہ ابھی لیبارٹری میں داخل ہوئیں تھیں ابھی واپس جا رہی ہیں وہ جلدی سے ان خاتون کی جانب مڑا اس نے کہا" ماں جی آپ نے ٹیسٹ کروانے ہیں"؟ اس خاتون نے غور سے کاشف کی شکل دیکھی اور کہا" بیٹا ٹیسٹ ہی کروانے آئی تھی لیکن غریب لوگوں تو بیمار بھی ہو جائیں تو ان کے لیے علاج کروانا مشکل ہو جاتا ہے، میرے پاس پیسے کم تھے اب یہ لیبارٹری والے کہتے ہیں کہ پورے پیسے لے کر آؤ"۔ کاشف نے کہا" ماں جی آ جائیں میں آپ کو پیسے کم کروا دیتا ہوں آپ پریشان نہ ہوں"۔ وہ خوشی خوشی کاشف کو دعائیں دیتی اس کے ساتھ دوبارہ کاؤنٹر کی جانب چل پڑیں۔ کاشف نے ان کے ٹیسٹ کم پیسوں میں کروا دیے۔ اکثر کاشف غریب لوگوں کو کم پیسوں پر ٹیسٹ کروا کر دیتا تھا۔

کاشف خوشی خوشی گھر واپس آیا تو اس نے دیکھا

میری کاوش

سچی کہانی پر مبنی

کہ اس کی والدہ کے پاس ایک خاتون بیٹھی ہیں وہ سلام کرتا ہوا دوسرے کمرے میں جا ہی رہا تھا کہ اس کی والدہ نے اس کو آواز دی" کاشف یہ تم سے کوئی ضروری بات کرنا چاہتی ہیں"۔کاشف کے لیے یہ حیرت کی بات نہیں تھی کوئی نہ کوئی اس کے گھر آجاتا اور کبھی وہ ان کو رعایتی قیمتوں پر ادویات لے کر دیتا اور کبھی ان کے ساتھ ہسپتالوں میں بھاگ دوڑ کرتا نظر آتا۔کاشف واپس مڑا اور ان سے پوچھا" جی آنٹی آپ نے کیوں تکلیف کی پیغام بھیج کر مجھے بلوا لیا ہوتا"۔ انہوں نے کہا" بیٹا کام بھی میرا ہی تھا اس لیے مجھے اچھا نہیں لگتا کہ تم آتے میں خود ہی تمہارے پاس آ گئی ہوں" کاشف نے کہا" میں آپ کے لیے کیا کر سکتا ہوں"؟ انہوں نے کہا" بیٹا میرے شوہر کی طبیعت کافی خراب ہے اور تمہیں تو معلوم ہے کہ گھر میں کھانے تک کے پیسے نہیں ہم علاج کہاں سے کروائیں گے اس سلسلے میں تم ہماری کیا مدد کر سکتے ہو"؟ کاشف نے کچھ دیر سوچا اور پھر بولا" آپ فکر نہ کریں ڈاکٹروں کے پاس میں لے جاؤں گا اور ادویات بھی آپ کو مفت مل جائیں گی، ابھی کراچی میں ہی ایک ادارے کی جانب سے فری میڈیکل کیمپ لگ رہا ہے ان کے پاس ڈاکٹروں اور ادویات کی سہولیات ہیں اور رہی بات ٹیسٹ کروانے کی تو اس کی ذمہ داری میری ہے آپ اس کی فکر نہ کریں"۔انہوں نے کاشف کو بہت دعائیں دیں اور خوشی خوشی گھر کی جانب چل پڑیں۔

اگلے دن کاشف لیبارٹری جانے کے لیے گھر سے نکلا تھوڑی ہی دور گیا تو دو گروہوں کے درمیاں تصادم ہو گیا اور اندھا دھند فائرنگ شروع ہو گئی۔کاشف خود کو بچانے کے لیے ایک گھر کا دروازہ کھلا دیکھا تو وہاں گھس گیا۔تب ہی اس کو آواز سنائی دی کہ جیسے کوئی باہر کی جانب آ رہا ہے وہ ڈر گیا کہ اس کو چور سمجھ کر مار کر باہر نہ نکال دیں۔جیسے ہی اندر سے آنے والا شخص باہر آیا تو اس کو دیکھتے ہی کاشف نے جلدی سے کہا" معاف کیجئے گا میں فائرنگ سے بچنے کے لیے غلطی سے یہاں آ گیا ہوں" اس آدمی نے غور سے اس کو دیکھا اور کہا" تم کاشف ہو نا"؟ کاشف نے کہا" جی! معاف کیجئے گا میں نے آ پ کو پہچانا نہیں"۔اس آدمی نے کہا تم نے ایک

دن میری مدد کی تھی اور میری مفت مرہم پٹی کروائی تھی شاید تمہیں یاد نہ ہو لیکن مجھے یاد ہے، آؤ اندر آ کر بیٹھو اور چائے پیو جب تک حالات ٹھیک نہیں ہو جاتے تم ہمارے مہمان ہو"۔

کاشف کی نیکی اس کے اس طرح کام آئے گی وہ یہ نہیں جانتا تھا۔وہ اس آدمی کے ساتھ گھر کے اندر چلا گیا۔

آخرلیاری کیوں نہیں؟

کاشف حیدرآباد میں فری کیمپ لگا کر رات کو دیر سے واپس آیا اس لیے اس نے اگلے دن گھر آرام کرنے کے لیے چھٹی لی تھی۔ اگلے دن صبح کاشف کی آنکھ موبائل فون بجنے سے کھلی تھی، جب اس نے فون اُٹھایا تو اس کا دوست تھا اس نے ہیلو کہا، جواب میں آنے والی اس کے دوست کی آواز میں کافی تیزی اور پریشانی تھی کاشف کے دوست نے کہا " کاشف ہمیں تمہاری مدد کی ضرورت ہے، جلدی سے سول ہسپتال آ جاؤ" ۔ کاشف اچانک بوکھلا گیا اور جلدی سے بیڈ سے اٹھتے ہوئے اس نے پوچھا" آخر ماجرا کیا ہے؟"۔فون میں سے آواز آئی " حامد زخمی ہے وہ ہسپتال میں ہے بس تم جلدی پہنچو"۔کاشف جلدی سے کمرے سے باہر نکلا تو اس کی امی چارپائی پر بیٹھی سبزی کاٹ رہی تھیں۔ کاشف جلدی سے گیٹ کی جانب لپکا تب ہی امی کی آواز آئی" کہاں جارہے ہو"۔کاشف نے بتایا" امی حامد زخمی ہوگیا ہے ہسپتال میں

ہے میں وہاں ہی جا رہا ہوں" ۔ یہ کہتا ہوا کاشف گھر سے باہر نکل گیا۔

کاشف ہسپتال پہنچا تو اس نے دیکھا اس کے باقی تین دوست بھی وہیں موجود تھے۔اس نے حامد کا حال پوچھا تو سلمان نے بتایا" ابھی ڈاکٹر نے انجکشن لگایا ہے تو سویا ہے، ابھی اس کی حالت خطرے سے باہر ہے " ۔کاشف نے حیران ہوتے ہوئے کہا" یہ سب کیسے ہوا؟"۔ سلمان نے بتانا شروع کیا" ہمارے محلے کا ایک گینگ ہے نا جس کا ایک لڑکا حامد کو دھمکاتا ہے" کاشف نے کہا" ہاں وہ ہمارے گھر کے پاس ہی رہتا ہے"۔سلمان نے کہا" اس نے دیکھا کہ حامد اکیلا ہے تو اس نے چند گینگ کے لڑکے جمع کیے اور اس کو مارنا شروع کر دیا" کاشف نے پوچھا" تم لوگوں کو کیسے معلوم ہوا" ؟ سلمان نے بتایا" وہاں پر کچھ لڑکے کھڑے تھے انہوں نے بتایا کہ اس کو مار پڑ رہی ہے جب ہم وہاں پہنچے تو وہ جا چکے تھے"۔

کاشف وہاں اپنے دوستوں کے پاس بیٹھ گیا کچھ دیر خاموشی سے وہ حامد کی جانب دیکھتا رہا جو بستر پر بے سدھ پڑا تھا۔کاشف سلمان سے مخاطب ہوا" سلمان جو کچھ ہمارے علاقے میں ہو رہا ہے ہم اس کے لیے کیا کر سکتے ہیں" ؟ سلمان نے حیرت سے کہا" تمہارا کیا خیال ہے

ہم گینگ کو روک سکتے ہیں" ؟ کاشف نے کہا" میں گینگ کے لوگوں کو روکنے کی بات نہیں کر رہا وہ کام تو ویسے بھی قانون نافذ کرنے والے اداروں کا ہے" ۔سلمان نے کہا" پھر ہم کیا کر سکتے ہیں" ؟ کاشف نے بتانا شروع کیا" میرے پاس ایک منصوبہ ہے، میں چاہتا ہوں کہ ہم لیاری کے لوگوں کے لیے کچھ کریں خاص طور پر ان لوگوں کے لیے جو گینگ کے تشدد کا شکار ہوتے ہیں، اس کے علاوہ وہ لوگ بھی جو لیاری کے رہائشی ہیں" ۔سلمان نے کہا" یار ہم لوگوں کی مدد کیسے کریں گے" ؟ کاشف نے کہا" ہم فری میڈیکل کیمپ لگا کر یہ کام کر سکتے ہیں" ۔سلمان نے حیرت سے کہا" نہیں یار یہ اتنا آسان کام نہیں خاص طور پر لیاری جیسے علاقے میں رہتے ہوئے بھلائی کا کام کرنا کچھ زیادہ ہی مشکل ہے" ۔ کاشف نے کہا " اس کام میں مجھے تم لوگوں کا ساتھ چاہیے " سلمان نے کہا" کیوں نہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں" کاشف مسکراتے ہوئے بولا" بس پھر کیا مسئلہ ہے، ہم جلد ہی یہ کام شروع کرتے ہیں"۔

چند دن بعد حامد ٹھیک ہو کر گھر واپس آ گیا تھا۔ اس دن تمام دوست حامد کے گھر اکھٹے تھے، تب ہی کاشف نے کہا" یار سلمان سے تو میری اس حوالے سے بات ہو چکی ہے اور میں اپنی لیبارٹری والوں سے اور مختلف ڈاکٹروں سے بھی بات کر لوں گا، اب وقت آ گیا ہے کہ ہم لیاری میں فری میڈیکل کیمپ لگائیں" ۔حامد نے کہا" یہ اتنا آسان کام بھی نہیں ہے یار، چلو ایک کوشش کر کے دیکھ لیتے ہیں" ۔سلمان نے کہا" یار چلو اس کام کے لیے اپنے گھر کا کمرہ صاف کرتا ہوں، وہاں کام کریں گے" ۔علی نے کہا" چلو یار اس کام کے لیے سب سے پہلے ہم اپنے کیمپ کا نام سوچتے ہیں اور اپنے کارڈ بناتے ہیں" ۔ بیٹھے بیٹھے سب دوستوں نے کیمپ کا نام سوچا اور کارڈ بنا لیے۔ اب مرحلہ تھا کیمپ لگانے کا کاشف نے کہا" میں کل ڈاکٹروں سے بات کرتا ہوں پھر تاریخ اور وقت مقرر کرتے ہیں" ۔ تھوڑی دیر باتیں کرنے کے بعد سب اپنے اپنے گھروں کی جانب روانہ ہو گئے۔

اگلے دن کاشف جب لیبارٹری پہنچا اسے شام

ہونے کا انتظار تھا جب ڈاکٹر رپورٹس پر دستخط کرنے کے لیے آئے اور کاشف ڈاکٹر سے کہہ کر لیاری کے فری کیمپ میں ڈاکٹروں کو بلوا سکے۔ جیسے ہی شام کو ڈاکٹر صاحب اپنے کمرے کی جانب گئے کاشف لیبارٹری کی چند رپورٹ لے کر ان کے پیچھے پیچھے کمرے میں داخل ہوا۔ ڈاکٹر صاحب کی کرسی کے سامنے پڑے میز پر رپورٹس رکھتے ہوئے کاشف سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔ اب ڈاکٹر صاحب اپنی کرسی پر بیٹھ چکے تھے۔انہوں نے کاشف کو سامنے کھڑے دیکھا تو سمجھ گئے کہ وہ ان سے کوئی بات کرنا چاہتا ہے کیونکہ عام طور پر وہ رپورٹس رکھ کر چلا جاتا تھا۔ ڈاکٹر صاحب کاشف سے مخاطب ہوئے " خیریت ہے نا کاشف تم کوئی بات کرنا چاہتے ہو" ؟ کاشف نے کہا" جی ڈاکٹر صاحب میں نے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے" ۔ ڈاکٹر صاحب نے کاشف کو بیٹھنے کا کہا" کیا بات ہے بتاؤ میں تمہاری کیا مدد کر سکتا ہوں؟" ۔ کاشف میز کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ گیا اور بولنا شروع کیا" ڈاکٹر صاحب میں چاہتا ہوں کہ لیاری میں ہم فری میڈیکل کیمپ لگائیں " ، تھوڑی دیر خاموش ہونے کے بعد اس نے پھر

بولنا شروع کیا "اس کام کے لیے مجھے آپ کی مدد کی ضرورت ہے، میں چاہتا ہوں کہ آپ اس کیمپ لگانے میں ہماری مدد کریں، اور اگر آپ کچھ نہیں کر سکتے تو کسی اور ڈاکٹر کو کہیں کہ وہ ہماری مدد کرے تا کہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہوسکیں"۔ڈاکٹر صاحب نے کہا" کاشف تمہارا بہت ہی نیک ارادہ ہے میں اس کام میں ضرور تمہاری مدد کروں گا لیکن اس کے لیے تمہیں صرف میری نہیں بلکہ اور ڈاکٹروں کی بھی ضرورت پیش آئے گی تا کہ اگر ایک ڈاکٹر نہ آ سکے تو کوئی دوسرا ڈاکٹر ضرور موجود ہو"۔کاشف نے کہا" یہ بات تو میں نے بھی سوچی تھی اسی لیے میں آج ان ہسپتالوں میں بھی جاؤں گا جہاں میں نے کام کیا ہے"۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا" یہ تو بہت اچھی بات ہے"۔کاشف نے ڈاکٹر کا شکریہ ادا کیا اور کمرے سے باہر آ گیا تا کہ وہ اپنا کام کر سکیں۔

کاشف شام کو گھر آنے سے پہلے مختلف ہسپتالوں میں جا کر چند ڈاکٹروں سے اجازت لے کر آیا تھا، ان میں سے دو لوگ ہی آنے کے لیے تیار ہوئے تھے باقی لوگوں نے لیاری کا نام سنتے اور کچھ نے اپنی مصروفیات کی بنا پر انکار کر دیا تھا۔ اب وہ لوگ دوبارہ حامد کے گھر اکھٹے ہوئے تھے۔کاشف نے سب دوستوں کو بتایا کہ ڈاکٹروں سے وقت لے کر وہ کیمپ لگانے کی تاریخ مقرر کریں گے اور لیاری میں اس کے لیے تمام لوگوں کو مطلع کرنے کی ذمہ داری بھی اس

نے سلمان کو دی۔اب کاشف سول ہسپتال میں بیٹھا ایک ڈاکٹر سے بات کر رہا تھا۔کمرے میں کافی خاموشی تھی نا جانے ڈاکٹر نے کیا کہا تھا کہ کاشف کافی پریشان دیکھائی دے رہا تھا۔کافی دیر خاموش رہنے کے بعد اب کاشف بولا" آپ کی بات تو بالکل درست ہے ڈاکٹر صاحب لیکن اب ہم کیا کریں؟ آپ ہی کچھ بتائیں"؟ ڈاکٹر نے کہا" کاشف لیاری کے لوگ چند روپے خرچ کر کے سرکاری ہسپتال میں ڈاکٹروں کو دیکھا لیں گے لیکن ان لوگوں کے لیے اصل مسئلہ ہے کہ وہ دوائیاں نہیں خرید سکتے، کوشش کرو تم لوگوں کو کہیں سے دوائیاں مفت مل جائیں"۔کاشف نے کہا میں کچھ کرتا ہوں اس کے بعد میں آپ کو بتاؤں گا جو بھی انتظام ہوا"۔کاشف کچھ سوچتا ہوا کمرے سے باہر آیا اور لیاری کی جانب چل پڑا، وہ کافی پریشان دیکھائی دے رہا تھا کیونکہ ڈاکٹر نے بھی صحیح مشورہ دیا تھا لیکن اس کے پاس اتنے پیسے نہیں تھے کہ وہ اپنے پاس سے پیسے لگا کر مفت دوائیاں لوگوں کو دے سکے۔

سب دوست ایک جگہ اکھٹے ہوئے اب کاشف سب دوستوں کو تمام بات بتا رہا تھا کہ اس کو ڈاکٹر نے کیا مشورہ دیا، اس نے کہا" تم سب کو میرے ساتھ جانا پڑے گا ہم دوائیوں کے لیے لوگوں سے کہیں گے شاید ہمیں کہیں سے مفت دوائیاں مل جائیں"۔سب نے کہا" اب اس کام کا ارادہ کیا ہی ہے تو ہم اس کو مکمل کر کے ہی چھوڑیں گے، ابھی چلو ابھی چلتے ہیں اور لوگوں سے بات کرتے ہیں"۔اب وہ دو گروپوں میں بٹ گئے اور مختلف میڈیکل اسٹوروں پر جا کر بتایا کہ اگر کوئی فری میڈیکل کیمپ کے لیے ایڈ دینا چاہتا ہے تو دے۔کاشف اور سلمان ایک جگہ تھے کاشف نے میڈیکل اسٹور پر جا کر میڈیکل کیمپ کا بتایا تو وہاں پر موجود لڑکے نے کہا" آپ تھوڑی دیر انتظار کر لیں ابھی اسٹور کے مالک آنے والے ہوں گے"۔

ابھی نوجوان اپنی بات ختم کر ہی رہا تھا کہ اسٹور کا دروازہ کھلا اور ۳۵ سال کے لگ بھگ ایک شخص اسٹور میں داخل ہوا تب ہی اسٹور پر موجود سیلز مین نے سلام کیا، جس کا جواب اس نے بہت ہی پُر جوش انداز میں دیا اور اس کا حال احوال

پوچھا۔سیلز مین نے کہا" سر میں ٹھیک ہوں اللہ کا شکر ہے، یہ لڑکے آپ سے کوئی بات کرنا چاہتے ہیں"۔ پھر وہ سیلز مین کاشف سے مخاطب ہوا یہ اس اسٹور کے مالک ہیں آپ ان سے بات کر لیں"۔اب اسٹور کا مالک کاشف اور سلمان کی جانب متوجہ ہو چکا تھا اس نے بات کا آغاز

ان کا مشورہ ہے کہ ہمیں اگر مفت ادویات کی سہولتیں بھی مل جائیں تو بہتر ہوگا۔اسی سلسلے میں ہم آپ سے گزارش کرنے آئے تھے کہ آپ کیا مدد کر سکتے ہیں"؟ مالک نے غور سے دونوں نوجوانوں کو دیکھا اور پھر پوچھا" آپ کا تعلق کس ادارے سے ہے"؟ کاشف نے کہا" جناب ہم

کیا"فرمائیں میں آپ کی کیا مدد کرسکتا ہوں"؟ کاشف نے سلام دعا کے بعد بتانا شروع کیا" ہم لیاری میں فری میڈیکل کیمپ لگانا چاہتے ہیں، اس کے لیے ہم نے ڈاکٹروں سے بات کی اور

رضا کارانہ طور پر یہ کام کرنا چاہ رہے ہیں"۔ پھر مالک نے پوچھا" آپ کے پاس کوئی کارڈ وغیرہ موجود ہے؟ اورکیمپ کا نام بتانا چاہیں گے"؟ کاشف نے جلدی سے جیب میں سے میڈیکل

کیمپ کا کارڈ نکال کر دیکھایا اور دل میں شکرادا کیا کہ کارڈ بن گئے تھے۔ مالک نے کارڈ دیکھا اور کہا میں چھ لاکھ روپے کی ادویات آپ کے میدیکل کیمپ کے لیے دوں گا اور میں کیمپ دیکھوں گا بھی کہ کیا واقعی فلاحی کام ہورہا ہے"۔ کاشف کا چہرہ خوشی سے جگمگا اٹھا اس نے شکریہ ادا کیا اور مالک کو کہا کہ " آپ ضرور دورہ کیجئے گا ہمیں خوشی ہوگی، مجھے اس بات کی تو خوشی ہے ہی کہ آپ ہمیں ادویات دے رہے ہیں اس کے علاوہ مجھے یہ بھی خوشی ہے کہ آپ یہ دیکھنے کے لیے کہ آپ کی دی ہوئی چیز صحیح جگہ استعمال ہو رہی ہے یانہیں اس میں بھی دلچسپی رکھتے ہیں"۔

اس کے بعد چند باتیں ہوئیں اور کاشف اور سلمان اسٹور سے باہر آ گئے۔

اب کاشف نے حامد اور علی کو فون کیا اور ان کو بتایا کہ انہیں چھ لاکھ کی ادویات ملی ہیں۔ دوسری جانب سے علی نے بتایا کہ ان کو بھی تقریباً دو لاکھ روپے کی ایڈ ملی ہے۔اب وہ واپس گھر کی جانب جا رہے ہیں۔ کاشف نے کہا کہ وہ بھی آ رہے ہیں اور فون بند کر دیا۔

اب انہوں نے ڈاکٹروں کو بلوایا اور میڈیکل کیمپ کا آغاز کیا۔ حامد اور علی جا کر رکشے پر

ادویات لے کر آئے ۔ وہ چاروں رکشوں کے پیسے خود خرچ کرتے تھے، اس کے علاوہ ان کو ڈاکٹروں کو بھی لے کر آنا پڑتا تھا۔ سلمان اور کاشف کھڑے باتیں کر رہے تھے تب ہی سلمان چونکا، کاشف نے اس سے کہا کیا ہوا ہے "سلمان نے کہا میں نے کیبل والوں کو تین بجے کا وقت دیا تھا کہ میں آ کر اشتہار دے جاؤں گا جو کیبل پر چلوانا ہے، ۳ بجنے میں دس منٹ رہ گئے ہیں میں ابھی آیا" کاشف نے کہا ہاں جلدی جاؤ تاکہ زیادہ لوگ اس سہولت سے فائدہ اٹھا سکیں"۔ میڈیکل کیمپ لگتے ہی دیکھتے ہی دیکھتے مریضوں کو تانتا بندھ جاتا۔ لیاری کے حالات کی وجہ سے انہوں نے میڈیکل کیمپ کا وقت صبح کا رکھا تھا کیونکہ شام کو کوئی اس علاقے میں آنے کے لیے تیار نہیں ہوتا تھا۔ کبھی کوئی ڈاکٹر آتا اور کبھی کوئی اسی طرح ان کا کام چلتا رہا۔ ایک دن کاشف لیبارٹری والوں سے بات کر کے آیا اب وہ ایک چارٹ پر کچھ تحریر کر رہا تھا، جب اس نے وہ چارٹ میڈیکل کیمپ کے پاس لگایا تو مریضوں کے چہرے جگمگا اٹھے جیسے وہ اپنی بیماری بھول گئے ہوں۔ تب ہی اس نے ڈاکٹر صاحب کی جانب رخ کیا اور ان کو کہا "ڈاکٹر صاحب آپ اد ضرورت محسوس کرتے ہیں کہ کسی مریض کے ٹیسٹ ہونے ضروری ہیں

تو آپ پرچی بنا دیں ہم ان کے ٹیسٹ مفت کروائیں گے تاکہ اس کے مطابق ادویات دی جا سکیں"۔ ڈاکٹر تصدیق میں سر ہلاتے ہوئے اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ سب دوست بہت خوش تھے کہ وہ چار میڈیکل کیمپ لگانے میں کامیاب ہو چکے تھے، لوگوں کو مفت ادویات بھی دیں اور ان کے مفت ٹیسٹ بھی کروائے۔

لیاری میں سرچ آپریشن کی خبریں پورے ملک میں پھیل چکی تھیں لیاری کے آس پاس کے رہائشی تک سب خوفزدہ تھے۔ ڈاکٹروں نے بھی لیاری میں کیمپ لگانے سے انکار کر دیا تھا۔ کیمپ لگانے کا یہ سفر تو یہاں پر رک گیا تھا اور یہ نوجوان اب بھی موقع کی تلاش میں ہیں کہ جب وہ دوبارہ یہ کام کر سکیں۔ اس کام کی وجہ سے کاشف کو بہت لوگ جاننے لگے تھے۔ کبھی کوئی مل جاتا جس کو کاشف نے خون کا عطیہ دیا ہوتا کسی کے ساتھ ہسپتال میں بھاگ دوڑ کی ہوتی، اور کبھی کسی کو علاج کروایا ہوتا۔ کاشف اب بھی اپنے اس خدمتِ خلق کے شوق کو اپنا روزگار بنائے ہوئے ہے۔ اس کی خوش قسمتی ہے کہ اس کے ساتھ اس کے گھر والے اور دوست احباب سب ہیں۔

●●●●●●●●

لیاری کی شان

اس رسالے کے ذریعے آپ سے آدھی ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ بھی ہمیں اپنے خیالات سے آگاہ کریں کہ آپ کو اپنے ہی علاقے کے لوگوں کے بارے میں جان کر کیسا لگا اور کیا آپ ان لوگوں کو پہلے بھی جانتے تھے؟

آپ ہمیں ان لوگوں کی داستانیں بھی بھیج سکتے ہیں جو آپ کے علاقے میں کسی مثبت کام کرنے یا کروانے میں سرگرم ہیں۔ اگر آپ نے اپنے علاقے میں کسی اچھے کام کی بنیاد ڈالی ہے، اگر آپ کو کبھی تشدد کا سامنا کرنا پڑا ہو یا آپ کسی غلط کام سے بھاگ کر کسی مثبت کام کی جانب آئے ہیں اس صورت میں بھی آپ اپنی کہانی ہمارے ساتھ شئیر کر سکتے ہیں۔

کیا آپ کو لیاری کی مشہور شخصیات کے بارے میں معلوم ہے؟ اگر ہاں تو ان کے کوائف ہمارے ساتھ شئیر کر کے اس رسالے میں لیاری کی پہچان کو اجاگر کرنے کا حصہ بنیں۔ اگر نہیں تو ہم آپ کو بتاتے چلیں کہ۔۔۔۔

مشہور اولمپک باکسر حسین شاہ لیاری سے تعلق رکھتے ہیں۔
سکندر بلوچ جو باڈی بلڈنگ میں سابق مسٹر پاکستان رہے ہیں ان کا تعلق بھی لیاری سے ہے۔
عمر بلوچ، غلام عباس اور استاد قاسم لیاری کے مشہور فٹ بال کھلاڑی ہیں۔
واجہ خیر محمد ندوی وہ سکالر ہیں جنھوں نے قرآن کو بلوچی زبان میں لکھا آپ کا تعلق بھی لیاری سے ہے۔
واجہ غلام محمد نور الدین تعلیم کے شعبے سے تعلق رکھنے کے ساتھ ساتھ لیاری سے تعلق رکھتے ہیں۔
ان شخصیات کے بارے میں بھی مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے پڑھتے رہیے۔ صرف یہی نہیں بلکہ آپ ہی کے علاقے لیاری میں بہت سے ایسے نام ہیں جنھوں نے نہ صرف لیاری کے لیے کام کیا ہے بلکہ دنیا بھر میں پاکستان کا نام بھی روشن کیا ہے۔

ادارے سے آگاہی

انڈو ویجوئل لینڈ (آئی ایل) پاکستان اپنے آغاز ہی سے نوجوانوں کی ترقی کیلئے مصروفِ عمل رہا ہے۔ "فرد میگزین" اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے، جو پچھلے دو سالوں سے نوجوانوں سے متعلق مختلف موضوعات پر روشنی ڈالنے میں اپنا کردار ادا کر رہا ہے۔ اسی طرح پاکستان کے ۲۴ اضلاع میں "پیپ: نوجوان امن کے سفیر" کے عنوان سے تقریری مقابلوں کا کامیاب انعقاد، منتخب کردہ ۲۲ نوجوانوں کو لیڈرشپ اور کمیونیکیشن کی تربیت اور ٹیلی ویژن رییلیٹی شو آئی ایل پاکستان کی کاوشوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ جنوبی پنجاب کے ۴ اضلاع اور خیبر پختونخواہ کے شہر پشاور میں مضمون نویسی کے مقابلے اور کامیاب ہونے والے طلباء و طالبات کی لیڈرشپ اور کمیونیکیشن پر دو زورہ تربیت کا انعقاد بھی انڈو ویجوئل لینڈ پاکستان کی کاوشوں کا نتیجہ ہیں۔ انڈو ویجوئل لینڈ پاکستان نے جنوبی پنجاب میں نوجوانوں کو ایک متبادل فراہم کرنے کی خاطر ایک کامِک بُک "شکیبیاں" کا اجراء بھی شروع کیا ہے۔ آئی ایل نے حال ہی میں لیاری کے محنتی اور کامیاب نوجوانوں کی کہانیاں عوام تک پہنچانے کا بیڑا اٹھایا ہے تا کہ خصوصاً لیاری کے نوجوان اِن کہانیوں سے سبق حاصل کر سکیں۔